سوال: خلیفہ کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ "عادل" ہو۔ ہم اس حکم کو حاصل کرنے کے لئے قیاس کا استعمال کرتے ہیں؛ مگر کیا قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کو بھی اسکی دلیل (ثبوت) کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے؟

(وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ)

"اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو" (النساء:58)

اللہ تعالی آپ کو اجر عطا فرمائے۔

جواب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا سوال خلیفہ کی تقرری کی شرائط میں سے ایک شرط کے حوالے سے ہے جیسا کہ ہماری کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہماری کتاب "خلافت کے حکومتی اور انتظامی ڈھانچہ" میں بیان کیا گیا ہے:

خلیفہ کا 'عادل' ہونا ضروری ہے. خلیفہ 'فاسق' نہیں ہو سکتا کیونکہ خلیفہ کے عہدے کے لئے صداقت شرط ہے اور اس کے تسلسل کے لئے ضروری ہے کیونکہ اللہ نے گواہ کے لئے یہ لازم رکھا ہے کہ وہ عادل ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

(وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ)

"اور ایسے دو آدمیوں کو گواہ بنالو جو صاحب عدل ہوں۔" -[الطلاق:2]

لہذا اگر گواہ کا عادل ہونا ضروری ہے تو پھر خلیفہ جو خود گواہ پر حاکم ہے اور اس سے اعلیٰ ذمہ داری کا حامل ہے تو اس پر یہ بدرجہ اولیٰ ہے کہ وہ عادل ہو۔

جیسا کہ مسئلہ خلیفہ کے عادل ہونے سے متعلق ہے، تو عدل کا خلیفہ کے اوصاف میں ہونا ضروری ہے نا کہ وہ محض عدل سے حکومت کرتا ہے اور تنازعات میں عدل سے فیصلہ کرتا ہے کیونکہ ایک کافر بھی دو حریفوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کر سکتا ہے مگر ایک کافر جو کہ فاسق ہوتا ہے، اسے عادل نہیں کہا جاسکتا۔ چنانچہ اس مسئلے میں صحیح دلیل وہی ہے جس کا ذکر کیا جاچکا ہے یعنی کہ گواہ میں عدل ہونا واجب ہے اور خلیفہ میں اس کی موجودگی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ خلیفہ میں عدل کی شرط کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ خود عادل ہو اور امور میں عدل سے فیصلہ کرتا ہو۔ یہاں اسکا ثبوت گواہوں میں عدل کی شرط کا پایا جانا ہے جسکا خلیفہ میں پایا جانا بدرجہ اولیٰ ہے۔

جہاں تک آیت کا بطور دلیل استعمال کرنے کی بات ہے تو اس آیت کے مطابق لازمی نہیں کہ جو شخص عدل سے فیصلہ کرے وہ عادل بھی ہو جیسا کہ پہلے کافر کی مثال دی گئی ہے کہ وہ عدل سے فیصلہ کر سکتا ہے مگر عادل نہیں ہو سکتا۔ لہذا جو دلیل ہم نے استعمال کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

یہاں اس بات کو بھی کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ "حکم" کی اصطلاح کو عربی لغت میں "فیصلہ کرنے" کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے بارے میں" اللسان"میں آیا ہے:"الحُکْمُ – کا معنی علم، فقہ اور عدل پر مبنی فیصلہ ہے اور یہ حَكَمَ يَحْكُمُ کا مصدر ہے۔ (قاضی، قَضاء، حُکْمُ)"

عربی کی مشہور لغت "القاموس المحیط" کے مطابق حکم لفظ پر جب "پیش" آئے تو اس کے معنی "فیصلہ کرنے" کے ہیں۔ اسی طرح "مختار الشاہ" میں بھی 'حکم' کے معنی فیصلہ کرنے کے ہیں۔

مگر 'حکم' کی اصطلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، خلفاء راشدین کے دور میں اور انکے بعد بھی عرب میں 'حکومت' اور سلطان یعنی 'حاکم' کے معنی میں استعمال ہوتا رہا اور یہی عرب کی عام روایت تھی۔

چنانچہ 'حکم' کے معنی لغت کے اعتبار سے "فیصلہ کرنے" اور اور عرب زبان کی عام روایت کے اعتبار سے "حکومت کرنے" کے ہیں۔

آپکا بھائی
عطا بن خلیل ابو رِشتہ
۲ ذالحجہ ۱۴۳۹ ہجری
15-07-2018